Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

# الفضل

روزنامہ
ربوہ
بروز ہفتہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ ، ۱۵ ار صلح ۱۳۵۱ ہش ، ۱۵ ار جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳ |
|---|---|---|

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# انسانی فطرت طبعاً اللہ تعالیٰ سے طاقت طلب کرتی ہے اسی کا نام استغفار ہے

## ہم اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتے اس لئے ہر آن ہمیں دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے

"استغفار کی درخواست کے اصل معنے یہ ہیں کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو، اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے ..... اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان اعلیٰ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے کہ جب اپنی کمزوری کو روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہتا ہے اور تضرعات سے خدا تعالےٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ ملے جو بوسیلہ ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کامل روشنی نہیں رکھتی بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے تاکہ وہ طاقتِ بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسانِ کامل بھی اسی سرچشمۂ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے ..... پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام رازِ توحید اسی اصول سے وابستہ ہے کہ صفتِ عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائداد قرار نہ دیا جائے بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جائے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۱ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۰)

# اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۴ ار صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۳ ار صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ۔ ۱۴ ار صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار سے تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے مگر کھانسی کی تکلیف تاحال ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو بھی رفع فرمائے اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری (سابق ناظم دار القضاء) تاحال بہت بیمار ہیں تکلیف زیادہ ہو گئی ہے اور دن بدن کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

## عید الاضحیہ پر قربانی کرنیوالے احباب توجہ کریں

اس مرتبہ عید الاضحیٰ غالباً ۲۷ ار جنوری ۱۹۷۲ء کو انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی۔ اس تقریب پر جو احباب نظارت خدمت درویشان کے زیر انتظام قربانی کروانا چاہتے ہیں۔ وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم ستر روپے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں عموماً اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا۔ اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔

ایسی رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بر وقت مل سکیں۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

## قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ کے متعلق ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز چھپ چکا ہے۔ اب احباب کے لئے مزید خوشخبری ہے کہ قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ بڑے سائز پر بھی طبع ہو گیا ہے۔ حجم ۶۷۵ صفحات ہے۔ پچاس صفحات کا انڈیکس بھی شامل ہے۔ آفسٹ پیپر پر نہایت اعلیٰ طباعت۔ عمدہ اور مضبوط جلد ہے۔ ہدیہ صرف چھ روپے مقرر ہے۔ جو اصل لاگت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید اصل لاگت پر احباب کو دیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست فائدہ اٹھا سکیں اور زیادہ سے زیادہ اشاعت قرآن مجید کی ہو سکے۔

ادارۃ المصنفین ربوہ سے ہر دو سائز کے قرآن مجید مل سکتے ہیں۔ احباب جلد از جلد حاصل کر لیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
# الفضل
مورخہ ۱۵ ر صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# موجودہ حالات میں ہمارا ایک نہایت ہی اہم فرض

ہم نے قبل ازیں اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قوت اور طاقت حاصل کرنے کے دو ذرائع بتائے ہیں اور وہ ہیں استغفار اور توبہ۔

اِس میں شک نہیں قومی لحاظ سے طاقتور بننے کے لئے ظاہری سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک ایسی قوم کے لئے جس کا مقابلہ طاقتور دشمن یا دشمنوں سے ہو ضروری ہوتا ہے کہ وہ اُن ظاہری سامانوں سے استفادہ کرے جو طاقت میں اضافہ کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سامان کوئی قوم اُسی حد تک ہی فراہم کرسکتی ہے جس حد تک کہ اپنے وسائل کے لحاظ سے ان سامانوں کا فراہم کرنا اُس کے لئے ممکن ہو لیکن جب اس کا مقابلہ ایک ایسی دشمن قوم سے ہو جو اپنی تعداد اور وسائل کے لحاظ سے بہت زیادہ بڑی ہو تو پھر جہاں تک ظاہری اسباب کا تعلق ہے اُس قوم کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے سے بڑی اور زیادہ طاقتور قوم کا مقابلہ کرسکے۔ چونکہ ماضی میں مسلمانوں کا مقابلہ دُنیا بھر کی قوموں سے ہونا تھا اور آئندہ بھی ہونا ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دو ایسے ذرائع بتادئے کہ جنہیں اختیار کرنے سے ان کی طاقت میں اتنا زیادہ اضافہ ہوسکتا ہے کہ بڑی سے بڑی اور طاقتور سے طاقتور قوم بھی ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہرسکے اور وہ دو ذریعہ جیسا کہ ہم قبل ازیں بھی واضح کرچکے ہیں **استغفار اور توبہ** ہیں۔ ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اپنے سے دس گنا ہی نہیں بلکہ بعض اوقات ستر ستر اور اسی اسی گنا بڑے دشمنوں پر فتح پانے کا راز یہی تھا کہ انہوں نے استغفار یعنی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے اور توبہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے کو اِس رنگ میں اپنا امتیازی شعار بنا رکھا تھا کہ کوئی لمحہ بھی ان کا ایسا نہیں گزرتا تھا کہ جب وہ استغفار اور توبہ میں مصروف نہ ہوں۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام گزرے انہوں نے بھی اپنی اپنی اُمتوں کو استغفار اور توبہ میں ہردم اور ہرآن مشغول رہنے کی تعلیم دی اور اس کی وجہ یہی بیان کی کہ اگر تم استغفار اور توبہ میں خاص تعہد کے ساتھ مشغول رہوگے تو خدا تعالیٰ تم پر بڑے بڑے فضل نازل کرے گا، اور اُن فضلوں میں سے ایک بڑا فضل یہ ہو گا کہ وہ تمہاری طاقت میں بہت اضافہ کردیگا، حتیٰ کہ تمہاری طاقت بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ حضرت ہُود علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ٥ (ہود آیت ۵۳)

یعنی اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اُس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا۔ اور مجرم بن کر خدا سے مُنہ نہ پھیرو۔

اِس آیت کریمہ کی رُو سے حضرت ہُود علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب استغفار اور توبہ کو مستقل طور پر اختیار کرنے کی تلقین فرمائی تو اِس کا ایک بڑا فائدہ یہ بیان فرمایا کہ اِس کے نتیجہ میں تمہاری قوت بڑھتی چلی جائے گی اور پھر ساتھ ہی انہیں خبردار فرمایا کہ اگر تم استغفار اور توبہ کو اپنا شعار نہیں بناؤ گے تو صرف یہی نہیں کہ تم کمزور ہوگے بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم مجرم قرار پاؤ گے اور تمہیں اِس جُرم کی سزا مل کر رہے گی۔

اِسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بھی قرآن مجید میں آتا ہے کہ آپ نے نہ صرف اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کرنے کی تلقین فرمائی بلکہ اسکی عظیم الشان برکات اور اس کے طیّب وشیریں ثمرات پر بھی روشنی ڈالی۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ٥ (نوح آیات ۱۱ تا ۱۳)

یعنی اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کروگے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں ملنے والی جن نعمتوں کا ذکر کیا ہے وہ سب قوم کو طاقتور بنانے اور اس کی طاقت میں اضافہ کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ الغرض سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی اپنی اپنی قوموں کو استغفار اور توبہ کی تلقین کرکے انہیں اِن ہردو ذرائع سے استفادہ کرنے اور اس طرح اپنی قوت میں اضافہ کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان میں سے اکثر انبیاء کی قوموں نے اِس نصیحت پر عمل نہ کیا اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم قرار پاکر مستحق عذاب ٹھہریں۔ برخلاف اِس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ نے اس پر اس تعہد سے عمل کیا کہ خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ان کی تعریف بیان فرمائی اور ان کو اتنا طاقتور بنادیا کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمنوں پر غالب آتے چلے گئے۔

بہرحال استغفار اور توبہ حصولِ قوت کے دو نہایت ہی اہم ذرائع ہیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے ایمان رکھنے والے جب بھی ان ذرائع کو اختیار کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے ان کو طاقت پر طاقت عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور وہ بڑے سے بڑے دشمنوں پر غالب آئے بغیر نہیں رہتے

آج اِن ذرائع کو اختیار کرکے قومی لحاظ سے اپنی طاقت میں اضافہ پر اضافہ کرنے کی جس قدر ضرورت ہم اہلِ پاکستان کو ہے اتنی اَور کسی کو نہیں ہے اِس لئے کہ ہمارا مقابلہ اپنے سے بدرجہا طاقتور دشمن اور اس کی انتہائی ظالمانہ جارحیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن ہردو ذرائع یعنی استغفار اور توبہ کو کمال درجہ عزم اور تعہد کے ساتھ اختیار کرنے اور ان کی عظیم الشان برکات اور طیب وشیریں ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---


## نُصرت جہاں ریزروفنڈ

## وعدوں کی وصولیوں کا تیسرا مرحلہ شروع ہوگیا

نصرت جہاں ریزروفنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کے لئے جو طریق طے شدہ ہے اس کے مطابق کُل وعدہ کی ساٹھ فیصد ادائیگی ۳۱ر فتح ۱۳۵۰ہش (۳۱ر دسمبر ۱۹۷۱ء) تک ہوجانی چاہیئے تھی۔ پچھلے دنوں ہنگامی حالات کے پیشِ نظر بعض دوست اپنی رقوم نہیں بھجوا سکے۔ اُن سے التماس ہے۔ وہ اب اپنی رقوم مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

یکم صلح ۱۳۵۱ہش سے تیسرا مرحلہ بھی شروع ہوچکا ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حج — مسلمانوں کی مرکزیت کا مظہر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالے عنہ

حج ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا ایک دوسرے کے رسم و رواج ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلاف زبان اختلاف عقائد اختلاف رنگ و نسل اختلاف خیالات اور اختلاف آب و ہوا کے ہم اللہ تعالے کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالیٰ نے اسلام کو پھیلا دیا۔ بلکہ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختہ مشق بناتے تھے آج دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے وہ اللہ تعالے کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور بشاشت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ دور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جنہیں اس سرزمین میں لا الٰہ الا اللہ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد جاری ہے اور وہ لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک کہتے جا رہے ہیں گویا اس وقت خدا تعالیٰ انکے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں (ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ تیرا کوئی شریک نہیں صرف تو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں)۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اسلئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے۔ اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں۔ گویا حج دنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے۔ بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور خدا نے عبادت لوگوں پر یہ فرض قرار دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں۔ اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقربا کی قربانی کا سبق سیکھیں۔ کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اس کی صفات کو اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے ان باتوں کو بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہوتے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرنے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے ہیں اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے جیسے وہ فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ حج کیا ہے خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے پھر حج اس سچے اخلاص کے واقعہ کو بھی تازہ کرتا ہے جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آ رہے ہیں عور کی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا (دیکھو پیدائش باب ۱۱ آیت ۲۸) اس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی جن کا رات دن شغل خدا کا شریک بنانا اور بتوں کی پرستش کرنا تھا۔ مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لے کر پیدا ہوا تھا۔ اور بچپن سے ہی بتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ جب دنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اس کے طوفان ضلالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو نبی بنائے تو اس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیم کو چنا (پیدائش باب ۱۱ آیت ۳۱) اور اسے اپنے فضل سے ممسوح کیا اور اسے کہا کہ اے ابراہیم جا اور اپنے بیٹے کو قربان کر تاکہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کی پنیری۔ ایک چشمہ پھوڑا جائے پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بہت اچھا میں تیار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا اس وادی غیر ذی ذرع میں لا کر چھوڑ دیا جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا ایسی پر خطر اور بھیانک آبادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو چھوڑا تاکہ خدا کا ذکر بلند ہو اور اس کی کھوئی ہوئی عظمت دنیا میں پھر قائم ہو۔ صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اس ماں اور بچے کو دیئے گئے۔ جن کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اسی جنگل میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے۔ پھر سوائے ریت کے ذروں اور آفتاب کی چمک کے اور کوئی چیز میری بیوی اور بچے کے لئے نہیں ہوگی۔ یہ سوچتے ہی ان پر رقت طاری ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت ہاجرہؓ ان کی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی پھڑپھڑاہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ربوہ میں طبعیات کی اعلیٰ تعلیم کی نایاب سہولتیں

(مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب ۔ صدر شعبہ طبعیات ٹی ۔ آئی کالج ۔ ربوہ)

جیساکہ احباب کو علم ہے تعلیم الاسلام کالج میں طبعیات کی پوسٹ گریجوایٹ تعلیم و تدریس اب بفضل خدا تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہے۔ پہلی کلاس یونیورسٹی کا امتحان دے کر فارغ ہو چکی ہے۔ اور موجودہ تعلیمی سال کی نئی کلاس کا داخلہ سترہ جنوری سے شروع ہو رہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دوستوں کے افادہ کے لئے شعبۂ طبعیات میں موجود تدریس و تحقیق کی سہولیات کا مختصر جائزہ پیش کر دیا جائے تاکہ ایم۔ ایس۔ سی اور مابعد تحقیق میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کو حالات کا علم ہو سکے۔

شعبۂ طبعیات تعلیم الاسلام کالج میں اسوقت مندرجہ ذیل تجربہ گاہیں موجود ہیں۔

## (الف) الیکٹرانکس

طبعیات کی اس شاخ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کیونکہ زندگی کے قریباً ہر شعبہ میں اس علم سے فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، برقی دماغ (COMPUTOR) وغیرہم سب اسی کی شاخیں ہیں۔

ہمارے الیکٹرانکس کی تین تجربہ گاہوں میں ایم ایس سی کے کورسز کے علاوہ امریکہ کی دو نامور یونیورسٹیز کے کورسز موجود ہیں۔ نیز مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے عطیہ سے حال ہی میں ایک کمپیوٹر (برقی دماغ) بھی منگوایا گیا ہے۔ اس طرح شعبہ ہذا کی ان تجربہ گاہوں کی افادیت میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔

## (ب) نیوکلیئر ریسرچ لیبارٹری

یہ تجربہ گاہ مادہ اور ضدِ مادہ ANTIMATTER کی مختلف خصوصیات کی تحقیق اور نیوکلیئر ریسرچ ایملشن کے بارے میں طلباء کی مناسب آگاہی کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس میں ایک کمیاب ریسرچ مائیکروسکوپ موجود ہے جو خاص اسی تحقیق کے لئے آرڈر پر بنوائی جاتی ہے۔

یورپ کے تیرہ ملکوں نے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں نیوکلیئر فزکس کی تحقیق کے لئے جو عظیم الشان اور گراں قیمت لیبارٹری اربوں روپیہ کے خرچ سے جاری کر رکھی ہے اُس سے رابطہ قائم کیا گیا ہے اور نیوکلیئر ریسرچ کے لئے وہاں سے ایملشن پلیٹس منگوائی گئی ہیں۔ جن کا مطالعہ شروع کیا جا چکا ہے۔

اسی تجربہ گاہ کی ایک دوسری شاخ میں نیوکلیئر سکیلرز اور مختلف تابکار آئسوٹوپ موجود ہیں۔ جن سے نہایت مفید اور دلچسپ تجربات کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض تجربے ایم ایس سی کے نئے یونیورسٹی سلیبس میں شامل کئے جا چکے ہیں۔

## (پ) لو پریشر فزکس

اس میں DIFFURION اور ROTARY دونوں قسم کے پمپ موجود ہیں۔ اور پریشر ناپنے کے لئے تین مختلف آلات موجود ہیں۔

## (ت) آپٹکس لیبارٹری

اس میں مائکلسن کا مشہور انٹرفرایٹر مہیا ہے۔ نیز بعض دوسرے ضروری آلات بھی موجود ہیں۔

ان لیبارٹریز کے علاوہ متعدد مفید آلات مثلاً لیزر (LASER) سٹوبوسکوپ وغیرہ وغیرہ جن سے طبعیات کے اصول کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے موجود ہیں۔

شعبۂ فزکس کے ساتھ ایک عمدہ ورکشاپ بھی منسلک ہے جس سے آلات کی مرمت اور تحقیق کے سلسلہ میں پیش آنے والی متفرق ضروریات کا حل مہیا ہے۔

یہ امر خاص خوشی کا موجب ہے۔ کہ اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ اساتذہ زائد وقت دیگر نئے نئے تجربے کرتے رہتے ہیں اور اس طرح شعبہ طبعیات ایک زندہ اور فعال ادارہ بن گیا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس سلسلہ میں نئے اساتذہ خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو ہمارے ہی اولڈ بوائے ہیں اور جنہیں حال میں شعبہ سے منسلک کیا گیا ہے۔ انکی تعداد چار ہے گویا ایم ایس سی کی پہلی کلاس کے دس طلباء میں سے قریباً نصف اس وقت سٹاف پر لے لئے گئے ہیں۔ ایم ایس سی کے منصوبہ کا یہ پہلا شیریں پھل ہے۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

# ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ ردسمبر ۱۹۷۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم یوسف علی خانصاحب مرحوم کا پوتا اور چوہدری جان محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرشمیر روڈ لائل پور کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار بشارت علی خاں ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

# انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ ....... آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس (مجلس انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔ اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل ہے کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اس ارشاد گرامی کی روشنی میں اشاعت اسلام ممالک بیرون کیلئے اپنی تمام تر استعدادیں استعمال میں لائیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

# دُعائے مغفرت

سکینہ پروین بنت مولوی عبدالغفور صاحب جو کہ اخویم فضل الرحمن خاں صاحب منیجر بنوں شوگر مل سرائے نورنگ کی ہمشیرہ تھیں ستائیس دسمبر ۱۹۷۱ء کو بنوں میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

۲۹ دسمبر کو صبح دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ قبر تیار ہونے پر مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دُعا فرمائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ بوڑھے ماں باپ کے لئے بھی یہ صدمہ بہت جانکاہ ہے۔

احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت کے اعلیٰ مدارج عطا فرماوے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور بچوں کا خود نگہبان اور متکفل ہو۔

مرحومہ کچھ دیر پہلے محلہ فیکٹری ایریا میں رہائش پذیر تھیں۔ وہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر تھیں۔ خدمت خلق کا بڑا جذبہ رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک مریضہ کے لئے رات کے ڈیڑھ بجے تک اُس کے ساتھ رہیں۔ غریب مریضوں کا علاج مفت کرتیں۔ بہت تھوڑا عرصہ ربوہ میں رہیں لیکن اپنی نیک طبیعت کی وجہ سے بہت جلد محلہ میں نیک شہرت حاصل کر لی۔

وفات سے چند دن پہلے پیغام ریکارڈ کروایا جس میں حضرت امیر المومنین اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ وفات سے قبل حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا اُنہوں نے مرحومہ کو اپنے پاس بلایا ہے۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرض کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئیں۔ بیماری کو بہت صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔ اور اللہ کی رضا پر راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اگلی دُنیا میں بھی اپنی رضا سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(غلام باری سیف ربوہ)

# درخواست دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ حج کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔

(عبدالخالق لاہور)

۲۔ میری والدہ صاحبہ حج بیت اللہ اور متبرک مقامات کی زیارت کی غرض سے بذریعہ بحری جہاز انگلستان سے روانہ ہو رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان دونوں کے قبولیت حج اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار منور محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عطیہ جات برائے امداد درویشان

ماہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشان ربوہ)

| | |
|---|---|
| محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ احمد نگر نزد ربوہ | ۱۰٫۰۰ روپے |
| محترم حمید احمد صاحب خالد جامعہ احمدیہ ربوہ | ۵٫۰۰ روپے |
| محترمہ سعیدہ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ رفیق احمد صاحب ثاقب انصاری محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ | ۱۰٫۰۰ " |
| محترم فضل الرحمن صاحب مینجر شوگر ملز سرائے نورنگ (بنوں) | ۱۵٫۰۰ " |
| " محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحمہ ضلع سرگودہا | ۱٫۲۵ " |
| " غلام محمد صاحب " " محمد آباد، تھرپارکر | ۲۰٫۰۰ " |
| " غلام احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر گڑھ | ۵٫۰۰ " |
| " عبدالرحمن صاحب فارسٹ آفس ضلع مظفر گڑھ (داے اے شاہ) | ۵٫۰۰ " |
| " چوہدری ظفر علی صاحب صدر گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ (الرحمٰن) | ۲۰٫۰۰ " |
| " سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرپور (آزاد کشمیر) | ۲٫۰۰ " |
| " عزیز الدین صاحب ملتان | ۲۱٫۰۰ " |
| " محاسب صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی | ۵۰٫۰۰ " |
| " چوہدری عبدالرحمن صاحب پاکپتن | ۱٫۰۰ " |
| " شمس الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بورے والا ضلع ملتان | ۲۰٫۰۰ " |
| " اللہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانپور ضلع رحیم یار خان | ۱۰٫۰۰ " |
| " نور محمد صاحب خالد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی | ۲٫۰۰ " |
| " بشیر احمد صاحب " " باٹاپور ضلع لاہور | ۲۵٫۰۰ " |
| " محمد حسین صاحب " " " چکوال | ۲۵٫۰۰ " |
| " شیخ محمد اقبال صاحب امین جماعت احمدیہ کوئٹہ | ۸۴٫۰۰ " |
| " عبدالغنی صاحب کھاریاں | ۸۰٫۰۰ " |
| " کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی ایبٹ آباد | ۵٫۰۰ " |
| " چوہدری عبدالحلیم صاحب رانجھا انجمن ضلع سرگودھا۔ | ۱۰٫۰۰ " |
| دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ (لجنہ لاہور) | ۲۰٫۰۰ " |
| " " " (فاطمہ کرم الدین صاحبہ لاہور) | ۵٫۰۰ " |
| محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد کریم خان صاحب واہ کینٹ | ۲۵٫۰۰ " |
| محترم مرزا عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی | ۴۲٫۵۰ " |
| " چوہدری عبدالرحمن صاحب " " " راولپنڈی | ۱۵٫۰۰ " |
| " غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور | ۱۶٫۰۰ " |
| " محمد امین صاحب " " " اوکاڑہ | ۱٫۰۰ " |
| " سید محمد خلیق صاحب " " " مردان | ۱۵٫۰۰ " |
| " چوہدری محمد حسین صاحب معرفت عبدالرحمن صاحب سکھر | ۱۰٫۰۰ " |
| " شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ مومن | ۱٫۰۰ " |
| " عبدالحمید صاحب ٹھیکیدار کوٹ شاہی شہید روڈ قصور | ۵٫۰۰ " |
| محترمہ بیگم چوہدری نور احمد صاحب ذیلدار مرحوم معرفت چوہدری محترم ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال۔ | ۵۰٫۰۰ " |
| " ملک خدا بخش صاحب صدر الا چوک ساہیوال | ۳۰٫۰۰ " |
| " خالد جمیل صاحب معرفت مبشر ناصر صاحب دستگیر کالونی کراچی ۳۸ | ۲۰٫۰۰ " |
| " بیگم ثناء اللہ صاحب گلبرگ لاہور | ۱۵٫۰۰ " |
| " دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ | ۸٫۰۰ " |
| محترم شیخ توقیر صاحب ۸ و ۹ اصغر مال سکیم راولپنڈی | ۱۰٫۰۰ " |

(باقی)

## حج (بقیہ صفحہ ۴)

وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں۔ ابراہیمؑ! تم ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہو۔ یہاں تو پینے کے لئے پانی تک نہیں اور کھانے کے لئے کوئی غذا نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دینا چاہا مگر رقت کی وجہ سے آواز نہ نکل سکی۔ تب حضرت ہاجرہؓ نے کہا کہ کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی سے اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے جس کے معنے یہ تھے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں اس جواب کو سن کر یقین اور ایمان سے پُر ہاجرہؓ جو ابھی جوانی کی عمر میں تھیں اور جس کا ایک ہی بیٹا تھا جو اس وقت موت کی نذر ہو رہا تھا فوراً رک گئیں اور کہنے لگیں اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا آخر پانی ختم ہوا۔ غذا ختم ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ حضرت ہاجرہؓ اپنے بچے کی تکلیف کو نہ دیکھ کر جو پیاس سے تڑپ رہا تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں یا شاید کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد تک انسانی نظر کام کر سکتی تھی دیکھا مگر انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ اسی گھبراہٹ میں اتریں اور دوڑتی ہوئی دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں وہاں سے بھی دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی کرب و اضطراب کی حالت میں حضرت ہاجرہؓ سات دفعہ دوڑیں اور آخر ان کا دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہوگا۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؓ! خدا نے تیرے بچے کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہؓ واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک چشمہ ابل رہا ہے یہی وہ چشمہ ہے جس کو چاہ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم درحقیقت اس گیت کو کہتے ہیں جو خوشی میں گایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہاجرہؓ نے اس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا۔ کیونکہ اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہ کی نجات کی خوشی میں ان کے لئے شکریہ میں گانے کا موقعہ پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح انتظام کر دیا اب غذا کی فکر تھی۔ اتفاقاً ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اسی جگہ آ پہنچا جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں رہیں گے آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت دے دیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر رہنے لگے اور پیشتر اس کے کہ اسمٰعیلؑ جوان ہوتا خدا نے اسے بادشاہ بنا دیا (بخاری کتاب بدء الخلق)

آج تک حج کے ایام میں حضرت ہاجرہؓ کے اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور مروہ پر ہر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے۔ یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقش قدم پر چلنے کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے لئے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔

**درخواست** برادرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کا عرصہ ساڑھے تین سال سے ایک کیس کے سلسلہ میں ملازمت سے معطل ہیں۔ احباب باعزت بریت اور سلامتی روزگار کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد بقاپوری)


## مکان برائے فروخت

ایک مکان واقعہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ جو تین کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ہے قابل فروخت ہے یہ مکان دس مرلہ کے پلاٹ پر ہے کونے کا پلاٹ ہے دو سڑکیں لگتی ہیں نلکا اور بجلی لگی ہوئی ہے خواہشمند حضرات رابطہ پیدا کریں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

## کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ جو کہ چار کنال زمین پر واقع ہے اور پندرہ کمروں اور دیگر تمام لوازمات پر مشتمل ہے اور دو حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ برائے فروخت حاضر ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

غلام احمد خان
دارالقادر۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ برائے انعامی مقابلہ ۱۳۵۱ھش / ۱۹۷۲ء

## علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

**پہلا انعام۔** بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

**دوسرا انعام۔** اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

**تیسرا انعام۔** تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

**چوتھا انعام** اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

**پانچواں انعام۔** کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

### شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقابلے یا تصنیف کے کسی حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقابلے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتی ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

نوٹ: انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے۔

اقبال احمد شمیم
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن (ربوہ)

## بجلی کی سپلائی کے بارے میں ربوہ کے عوام کو شدید دقت

جیسا کہ کل بھی لکھا گیا تھا ربوہ میں محکمہ بجلی کی طرف سے بجلی بند ہونے کے اوقات کے متعلق عوام کو قبل از وقت کوئی اطلاع نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے کاموں میں شدید رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔

چنانچہ کل ۱۳ جنوری کو صبح سوا چھ بجے سے شام کے ساڑھے چار بجے تک (سوائے جزوی وقفہ کے) بجلی بند رہی۔ رات کو دس بجے سے نصف شب تک بجلی بند کر دی گئی اور صبح سوا چھ بجے سے جب کہ کام کاج کا وقت شروع ہوتا ہے پھر بجلی بند ہے۔ باقی جن اوقات میں بجلی کھلی رہی اس میں بھی وقفہ وقفہ سے بجلی غائب ہوتی رہی اور قریباً آنکھ مچولی کی کیفیت رہی۔ واپڈا کے حکام کا فرض ہے کہ وہ ربوہ کے عوام کی اس شدید تکلیف کو رفع کریں اور بجلی بند کرنے کے اوقات کو اس طرح منضبط کریں کہ عوام کو بالخصوص طلبار کو کام اور مطالعہ کے لئے کافی وقت مل سکے۔ پھر بجلی بند رہنے کے اوقات کی قبل از وقت اطلاع کا بھی انتظام کریں۔

## ہم امن چاہتے ہیں
### لیکن اگر بھارت نے حملہ کیا
### تو ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

لاہور ۱۳ جنوری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے آج حسینی والا سیکٹر میں اگلے مورچوں کا معائنہ کیا اور بہادر فوجی جوانوں سے ملاقات کر کے ان سے فرداً فرداً مصافحہ کیا اور خیریت دریافت کی آپ نے ان کے حوصلوں کو بہت بلند پایا۔ صدر بھٹو نے ان کے درمیان تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امن و وقار کے ساتھ رہنا چاہتا ہے لیکن اگر اسے امن کے ساتھ نہ رہنے دیا گیا تو پھر مجبوراً اسے دوسرے راستے اختیار کرنے پڑیں گے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھارت نے ابھی تک پاکستان کے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا آپ نے کہا کہ ہم امن چاہتے ہیں لیکن اگر بھارت نے حملہ کیا تو ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

بشاشت قلب کے ساتھ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے (نظارت بیت المال آمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴